

## تمثال کاری: بنیادی مباحث

ڈاکٹر تنیم رحمان

اسٹنٹ پروفیسر اردو

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، وہاڑی

### IMAHERY: BASIC DISCUSSIONS

Tasneem Rehman, PhD

Assistant Professor of Urdu

Govt. Post Graduate College (W), Vehari

#### Abstract

Imagery is found in the poetry of all ages. But in the modern age it came to be recognized as the most suitable source of expression to cope with the ideas of the rapidly changing era. Urdu poetry is an evident example of this phenomenon. This article defines imagery in the light of both eastern and western criticism. It also includes the sources of the creation of image, its classification and gives a complete introduction to imagery.

#### Keywords:

تمثال، محاکاتی استعارہ، تخیل، شعری محاسن، اساطیر، تشبیہ، شاعری، ہادی حسین،

جمیل جالبی، کولرج، مورت

تشبیہ، استعارہ، علامت، اساطیر، الفاظ کا تخلیقی استعمال، تراکیب، تلمیحات اور شاعرانہ تمثال کاری (Poetic Imagery) وہ محاسن ہیں جو شعر کو نثر سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان شعری محاسن میں سب سے اہم عنصر تمثال کاری ہے۔ تمثال کے سبب شاعری جاذبیت، رمزیت اور اثر آفرینی سے آشنا ہوتی ہے۔ شاعر جب کسی ایسے تجربے سے دوچار ہو جو اس کے احساسات کو شدت سے متاثر کرے تو احساس کی یہ کیفیت، مشاہدے کی جزئیات کے ساتھ شعر کی صورت اختیار کرتی ہے۔ شاعر کا علم، مشاہدہ اور تخیل، الفاظ، تراکیب اور اوزان سے ہم آہنگ ہو کر اس احساساتی تجربے کو لفظی صورت گری میں پیش کرتا ہے۔

تخلیق کے اس عمل میں جذبات، احساسات اور کیفیات لفظوں میں ڈھل کر ایک تخلیقی وحدت کا روپ دھارتی ہیں۔ لفظی صورت گری کا یہ عمل تخیل کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ یہ تخلیقی عمل، تمثال کاری یا "Image Making" کہلاتا ہے۔ شعریات کی بنیاد تمثال پر ہی قائم ہے۔ کسی شاعری میں تمثالیں جتنی فطری، مادر، مؤثر، دل چسپ اور تخلیقی ہوں، اتنی ہی وہ شاعری دل آویز اور خوب صورت ہوگی۔ تمثال ہر دور، علاقے اور زبان کی شاعری کا جزو رہی ہے۔ شاعری کا مقام و مرتبہ متعین کرنے کے لیے اس کی تمثالوں کا معیار جانچا جاتا ہے۔ تمثال کی تخلیق شعر کی تخلیق کے عمل کا حصہ ہے۔ شاعری میں تخلیق کردہ تمثالیں نثر کی آرائش کا وسیلہ بھی بنتی ہیں۔ شاعری تمثال کاری سے عاری ہو تو دل کشی کم اور تاثیر معدوم ہو جاتی ہے نیز دریافت کے عمل کی خوش گوار حیرت کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے اور ایسی شاعری خشک نثر کے قریب تر ہو جاتی ہے۔

لفظ تمثال انگریزی کے لفظ "Image" کا اردو ترجمہ ہے۔ اردو کی ادبی اصطلاحات میں امیج کے حوالے سے کئی الفاظ ملتے ہیں مثلاً پیکر، محاکات، عسکیت اور تصویر۔ ان تمام الفاظ میں ایک حد تک معنوی وحدت موجود ہے۔ تمثال کاری کی جگہ مختلف نقاد پیکر تراشی، پیکر سازی، محاکات نگاری یا تصویر کاری کی تراکیب استعمال کرتے ہیں مگر اردو تنقید میں تمثال کے علاوہ تمام الفاظ و تراکیب امیج کے خصوصی معنی سے قطع نظر کرتے ہوئے محاکات یا منظر کے ٹھہرے ہوئے بیان کے لیے بھی استعمال ہوتی ہیں۔ اردو میں امیج کے مترادف تمثال کا استعمال بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں شروع ہوا۔ لفظ تمثال کو "Image" کے ہم معنی استعمال کرنے سے کسی مغالطے کی گنجائش نہیں رہتی، کیوں کہ یہ طور اصطلاح یہ لفظ اس سے پہلے اردو میں رائج نہیں ہے۔ ہادی حسین ۱۹۶۶ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب "شاعری اور تخیل" میں اس حوالے

سے رقم طراز ہیں:

”ہم نے ’تمثال‘ کو سب دوسرے ممکن الفاظ پر اس لیے ترجیح دی ہے کہ اول تو اس میں  
ہمیشہ اور تصویر کے معنی پائے جاتے ہیں اور دوسرے یہ لفظ ابھی تک ہمارے یہاں کی ادبی  
تنقید میں کسی خاص مفہوم کے لیے وقف نہیں ہوا۔“ (۱)

### تمثال کا لغوی مفہوم

مختلف اردو لغات میں تمثال کے مندرجہ ذیل معانی دیے گئے ہیں:

”تمثال (خیالی) تصویر۔ پیکر، صورت، پتلا، مجسمہ، عکس، شبیہ، سایہ، مثل، مثال، طرح، مانند، صورت“

ہم میں یہ قابلیت ہونی چاہیے کہ ہر تصویر یا ہر تمثال کو کسی خاص لفظ کے ساتھ اس طرح ربط دیں

کہ جب یہ سنائی دے تو تصور فوراً ذہن میں پیدا ہو جائے۔ (۲)

”تمثال تصویر، پیکر، صورت، شکل، فرمانِ شاہی (مثل، مانند ہونا)“ (۳)

”تمثال پیکر، صورت، (مجازاً) فرمانِ شاہی“ (۴)

تمثال سے وضع ہونے والی تراکیب کے مفہیم لغات میں کچھ یوں دیے گئے ہیں:

”تمثال دار صاحب تصویر، شبیہ والا“

”تمثال ذہنی ذہن میں ابھرنے والی تصویر یا ہیولی، خیال، تصور“

”تمثال سازی امیجری، تخیل سے تصویر کاری، نظیر تراشنا“

”تمثال گر جو کسی ذریعے سے کوئی تصویر یا تمثیل بنائے یا پیش کرے، صورت گر، نقاش، مصور“ (۵)

”تمثال گر مصور، نقاش“ (۶)

”تمثال گر نقاش صورت گر، مصور“ (۷)

### امیج (Image) کا لغوی مفہوم

ڈاکٹر جمیل جالبی کی ”قومی انگلش۔ اردو ڈکشنری“ میں امیج کے لیے درج ذیل الفاظ اور

اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں:

”Image، خیال، عکس، تصویر، تشبیہ، تمثال، محاکات

شعری پیکر، کسی شخص یا چیز کی نمائندگی، جو مجسمہ یا تصویر کی صورت میں ہو یا کسی اور طرح مرئی یا دکھانے کے

قابل بنائی گئی ہو۔

مورت؛ بُت؛ جو کسی دوسری چیز کی مماثلت یا مشابہت رکھتا ہو؛ مجسمہ؛ پرتو؛ شباہت؛ وہ تصویر جو حافظہ یا تصور

کی مدد سے بنائی گئی ہو؛ ذہنی تصویر جو کسی نظم یا کہانی میں بیانیہ الفاظ میں بنائی گئی ہو“ (۸)

مزید وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

”تصویر یا شبیہ کے ذریعے نمائندگی کرنا؛ شبیہ یا شباہت منعکس کرنا؛ ظاہر کرنا؛ ذہنی تصویر پیدا

کرنا (بیانیہ زبان کے ذریعے)؛ کسی کی مشابہت ذہن میں پیدا کرنا“ (۹)

گویا اپنے تصور یا حافظے کی مدد سے کسی مرئی یا غیر مرئی شے کی ایک مجسم شکل میں لفظی وضاحت تمثال ہے۔

"The Universal Dictionary Of The English Language" میں امیج کے معانی درج

ذیل ہیں:

1. A representation, portrait, statue, a likeness an appearance, pretence mental representation idea; 2. Person or thing exactly like or bearing a striking resemblance to another counterpart, 3. Visual impression of an object made upon a mirror or upon the retina of the eye, 4. Figurative expression simile metaphor, 5. A revival reproduction by memory in the mind of some sensuous experience undergone in the past including the visual additive tactile and other impression associated with it an idea." (۱۰)

ان مفہیم میں نمائندگی، تصویر، مجسمہ، مشابہت، موجودگی، ذہنی عکاسی خیال وغیرہ کے ساتھ ساتھ

- کسی شخص کی دوسری شخصیت یا شخص کے ساتھ ہو، ہو مشابہت (مثلاً یہ کہا جائے کہ:

He is image of his father وہ اپنے باپ کی صورت ہے، عکس ہے)

- کسی چیز کا عکس جو آئینے پر یا آنکھ کی پتلی پر ابھرتا ہے

- کسی چیز یا واقعہ کا تمثالی بیان، تمثالوں میں گفتگو کرنا

- نفسیاتی حوالے سے یاد کی ذہنی بازیافت کے پہلو شامل ہیں۔

ان لغوی مفہیم میں ادب و شعر میں آخری مفہوم موضوع سے زیادہ قریب ہے، جس کی معنوی

وسعت میں ہم ان تمام تصورات، تمثالوں اور تصویروں کو شامل کر سکتے ہیں، جو بصری ہوں یا صوتی، لمسی ہوں

یا کسی اور حس سے متعلق مگر جو ہماری یاد میں محفوظ ہوں اور ہماری گفتگو یا تحریر میں درآئیں۔ انگریزی زبان

میں Image کی اہم مقامی مناسبت میں کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً:

- Imageable تمثال کے قائل

- Imagery امجری، تمثال گری، تمثال کاری
- Imaginary تمثال کے لائق، قابل تصور، تاجید تصور (۱۱)
- انگریزی زبان میں Image کے لفظ سے بننے والے تمام الفاظ کسی نہ کسی پہلو سے اپنے اندر ذہنی تصویر کشی، قوت تخیلہ اور خیال کی تمثال کاری کا مفہوم رکھتے ہیں۔

## تمثال اور Image کا اصطلاحی مفہوم

ایک ادبی اصطلاح کے طور پر تمثال کاری (Imagery) کا لفظ اپنے لغوی مطالب کو مزید منضبط اور وسیع مفہوم میں کچھ یوں سامنے لاتا ہے:

"Imagery.(1)A Figure of speech, esp . Vision.(2) An Expression evocation of an object of sensuous appeal. It usually serves to make an impression more precise; It may, on the other hand, carry the mind from too close a dwelling on the original thoughts."(۱۲)

الفاظ سے متشکل ایک ایسی تصویر جو حسیات کو ابھارے یا جس سے بیان میں جامعیت آئے اور جو قاری کا ذہن شاعر کے بیان کی تہ میں موجود موضوع کی طرف لے جانے پر قادر ہو، تمثال کہلاتی ہے۔

”پرنسٹن انسائیکلو پیڈیا“ میں تمثال کاری کے عمل کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"Imagery. An image is the reproduction in the mind of a sensation produce by a physical perception. More specifically in literary usage, imagery refers to images produced in the mind by language, whose words and statements may refer either to experiences, or to the sense-impressions themselves."(۱۳)

اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ تمثال کے معانی ذہن میں اس احساس یا ادراک کو از سر نو جگانا ہیں جو کسی مادی وسیلے یا تجربے کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا۔ ادبی اصطلاح کے طور پر تمثال کاری سے مراد وہ تصویریں ہیں جو بیان کے ذریعے پیدا ہوتی ہیں۔ ان تصویروں کے پس پردہ کوئی تجربہ بھی ہو سکتا ہے، جس کی شمولیت قاری کے احساسات کو جگانے کی صلاحیت رکھتی ہو:

"The forming of mental images, figures, or likenesses of things; the use of language to represent actions, persons, objects and ideas descriptively. Any effective writer, especially a poet, is a maker of pictures in words, but he

can, and does, appeal to senses other than sights." (۱۴)

درج بالا اقتباس میں بھی تمثال ایسی لفظی تصویر کو قرار دیا گیا ہے جو صرف بصارت کی حس کو ہی نہیں

بلکہ تمام حیات کو متاثر کرنے کے قابل ہو۔ جے۔ اے۔ کڈن (J.A. Cudden) اس ضمن میں کہتے ہیں:

"Imagery (L Making of Likenesses) the terms image and imagery have many connotations and meanings. Imagery as a general term covers the use of language to represent objects, actions, feelings, thoughts, ideas, states of mind and any sensory or extra sensory experience. An image does not necessarily mean a mental pictures." (۱۵)

جے۔ اے۔ کڈن نے اپنی معروف فرہنگ اصطلاحات میں تمثال کاری کی اصطلاح کو عمومی طور

پر ان تمام تصورات، اشیاء، حرکات، احساسات، خیالات، ذہنی کیفیات، حیاتی اور ماورائے حیات تجربات کی ذیل میں شمار کیا ہے، جو اظہار میں آتے ہیں یا جن کا بیان شعر و ادب کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس امر کی وضاحت بھی کی ہے کہ کسی تمثال کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ذہن کی ہو یا تصویر ہو یا تصور کے عین مطابق ہو۔

سی۔ ڈے۔ لیوس (C.Day.Lewis) اپنی کتاب "The Poetic Image" میں تمثال

کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"What do we understand, then, by the poetic image; In its simplest terms, it is a picture made out of words. An epithet, a metaphor, a simile may create an image; or an image may be presented to us in a phrase or passage on the face of its purely descriptive but conveying to our imagination something more than the accurate reflection of an external reality." (۱۶)

گویا شاعرانہ تمثال کسی واقعے یا تجربے کا ہو یا ہو نقش نہیں بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہے، جو مختلہ

میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ ڈرائیڈن (Dryden) تو تمثال کی تعریف میں یہاں تک کہہ دیتے ہیں:

Imaging is, in itself the very height and life of poetry." (۱۷)

یعنی تمثال شاعری کا جزو لاینفک بھی ہے اور شاعری کے ترفع کا باعث بھی۔ ایڈرا پاؤنڈ

(Ezra Pound) تمثال کی تعریف کرتے ہوئے اس کی ایک اور نوعیت پر روشنی ڈالتے ہیں:

"An Image is that which presents an intellectual and

emotional complex in an instant of time."(۱۸)

ایڈراپاؤنڈ تمثال کے ضمن میں کہتے ہیں کہ تمثال عقلی اور جذباتی تجربوں کا ایک ایسا مرکب ہے جو ایک ہی لمحے میں قاری کے جذبات کو براہِ بیخیزتہ کر دے۔ یہ تعریف مرکب نوعیت کی تمثال کی وضاحت کرتی ہے۔ کولریج (Coleridge) تمثال کے بارے میں رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"Images, however beautiful...do not of themselves characterize the poet.They become proofs of original genius only as far as they are modified by a predominant passion; or by associated thoughts or images awakened by the passion."(۱۹)

کولریج تمثالوں کی خوب صورتی کے لیے قوی جذبے کی موجودگی ضروری قرار دیتے ہیں، جو تمثال کی تخلیق کے درپردہ کارفرما ہو۔ گویا فنی اعتبار سے تمثال میں اس جذبے کو جگانے کی قوت کا موجود ہونا ناگزیر ہے۔ انیس ماگی تمثال کے لیے محاکاتی استعارہ کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"محاکاتی استعارہ اظہار کا ایک ایسا وسیلہ ہے جس میں شاعر اشیا اور محسوسات کے باہمی تعلق کو قاری کے ذہن تک تصویروں کی شکل میں منتقل کرتا ہے۔" (۲۰)

سڈنی (Sidney) تمثال کے بارے میں ذیل کی رائے دیتے ہیں:

"It is not rhyming and versing that makes a poet...but it is that feigning notable images of virtue,vice or what else."(۲۱)

سڈنی کے خیال میں تمثالوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی اقدار کی ترسیل کا فریضہ انجام دیں اور بری روایات کے حوالے سے آگاہی دیں۔ وہ تمثالوں میں نیکی اور بدی کے تصور کی موجودگی کو لازمی قرار دیتے ہوئے اسے معاشرتی اقدار سے ملا دیتے ہیں۔

جان پریس (John Press) مرئی اور علامتی تمثال کا فرق یوں واضح کرتے ہیں:

"مرئی تمثال کسی چیز کی ایک واضح تصویر پیش کرتی ہے۔ اس کے برعکس علامتی تمثال سلسلہ بند خیالات کا ایک نانا بانا ذہن میں پیدا کرتی ہے۔" (۲۲)

دراصل یہ فرق تمثال کے مختلف درجوں کی وجہ سے ہے۔ تمثال کے مختلف ذرائع ہیں جن کے فرق

سے اس کی کیفیات اور اثرات میں تبدیلی آتی ہے۔

یٹیس (W.B. Yeats) تمثالوں کے منبع کے حوالے سے حافظہ علمیہ کا تذکرہ کرتے ہیں:

”نوع انسانی کا ایک مجموعی حافظہ ہے، جس میں ازلی وابدی تمثالیں محفوظ رہتی ہیں۔ یہ تمثالیں وقتاً فوقتاً سطح پر ابھر آتی ہیں اور ہمیں یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم حقیقت کے قدیم الاصل چشمے سے اپنی روح کی پیاس بجھا سکیں۔“ (۲۳)

یٹیس کا یہ قول تمثال کی ماہیت پر مزید روشنی ڈالتا ہے کہ ضروری نہیں کہ حالیہ واقعہ یا تجربہ ہی تمثال کا موضوع بنے۔ اس کے پاس پر وہ کوئی قدیم معلومات بھی ہو سکتی ہیں جو ہماری یادداشت میں محفوظ ہوں اور تمثالوں میں اس کا اظہار ہو جائے۔ تمثال کی تخلیق کے وقت ایک مرکزی خیال اور مضمون کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ صرف والہانہ جذبات کے زیر اثر تخلیق کردہ تمثالیں بعض اوقات بیان کا ناقص درجہ بن جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا تمام تعریفوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شاعرانہ تمثال ایک ایسی لفظی تصویر ہے، جو حیات کو مرتعش کرے، اس میں شاعر تشبیہ، استعارہ، علامت، اساطیر یا دیگر شعری محاسن کا سہارا لے کر محسوسات اور اشیا کے علاقے کا شعوری اظہار کرتا ہے۔ اس تصویر میں کسی شے، کیفیت یا کسی جذبے کی ایسی تصویر کشی کی جاتی ہے کہ غالب رنگ ان اثرات کا ہوتا ہے جو مذکورہ حالت میں یا شے کو دیکھ کر شاعر کے لاشعور پر مرتسم ہوئے۔

علم نفسیات میں امیج کے لیے شبیہ اور خیال کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ نفسیات کی رو سے تمثال کی چینی، حرکی، سمعی اور لفظی اقسام وضع کی جاتی ہیں۔ تمثال کی بصری قسم سب اقسام پر غالب ہے۔ کئی تمثالوں میں ایک سے زیادہ حواس کی کارفرمائی ہوتی ہے۔ انسان کی آنکھ جو کائنات میں منظروں، صورتوں اور شباحتوں کو معلوم و محسوس کرنے کی عادی ہے، ان کی چار سوا اور چاہے جا موجودگی اور کرشمہ سازی کو محسوس کرتی ہے اور خارج میں داخلی محسوسات کی تصویر کشی پر اصرار کرتی ہے۔

تمثال کاری کے لغوی اور اصطلاحی معانی پر غور کیا جائے تو تمثال کاری نہایت وسیع مفہوم کی حامل ہے اور اس کی حدود کا تعین آسانی سے نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو تنقید میں تمثال کاری کو کئی دوسری اصطلاحات کے ساتھ گڈمڈ کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے کئی نقاد تمثال کاری، محاکات نگاری اور تمثیل نگاری کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کر دیتے ہیں۔ خصوصاً تمثال کاری اور محاکات نگاری کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تمثال انگریزی اصطلاح امیج (Image) کا اردو ترجمہ ہے اور یہ محاکات سے جداگانہ معنی اور مفہوم

رکھتی ہے۔ محاکات اور تمثال دونوں میں جذبے اور احساس کی کارفرمائی ہوتی ہے لیکن مختلف انداز میں۔ محاکات میں شاعر کا احساس کسی خارجی منظر سے متاثر ہو کر اس کی لفظی تصویر کھینچ دیتا ہے، جب کہ تمثال میں شاعر منظر کو اپنے کسی داخلی تجربے، احساس اور جذبے کا ترجمان یا ابلاغ کا ذریعہ بناتا ہے۔

اردو لغت میں محاکات کے معانی کچھ یوں درج ہیں:

”بیان میں کسی واقعے، منظر یا امر کی تصویر کشی یا منظر کشی کرنا، شاعری میں واقعات کی

صورت گری، امبجری۔“ (۲۳)

گویا محاکات میں شاعر اپنا مطمح نظر عموماً بلا واسطہ اسلوب میں بیان کرتا ہے، جس سے رمزیت کی کمی کا احساس ہوتا ہے، جب کہ تمثال میں موجود تصویر، منظر برائے منظر کے درجے سے آگے بڑھتی ہوئی بالواسطہ اظہار کا وسیلہ بنتی ہے۔ ڈاکٹر شہپر رسول تمثال کاری کے لیے پیکر تراشی کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”پیکر تراشی شاعرانہ مصوری کا ماہصل ہے۔ یہ تجربے کی ایک سے زیادہ سطحوں کو روشن کرتی

ہے اور شعر میں تصویریت اور معنویت کا اختلاط نیز تصویر در تصویر کی کیفیت، زندگی کی نت نئی

پیچیدگیوں کو خوب صورتی کے ساتھ آئینہ کر دیتی ہے۔“ (۲۵)

محاکات کی اصطلاح پرانی اور محدود ہے جب کہ تمثال کی اصطلاح نئی اور وسیع تر ہے۔ محاکات کا تعلق شعری تصویر کے محدود عمل سے ہے جب کہ تمثال میں شعری تصویر تنوع، رنگارنگی، رمزیت اور وسعت رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ محاکات تمثال کا ایک پہلو ہے۔

### تمثال کے ذرائع

تمثال کاری کے عمل کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاعر تمثال میں جو مرکزی خیال بیان کرنا چاہتا ہے، مماثلت کے سہارے اس کے لیے متبادل اشیا لے کر آتا ہے اور لفظی تصویر تخلیق کرتا ہے۔ یہ مماثلت تشبیہ، استعارے، تلمیح، علامت اور اسطورہ سے دی جاتی ہے۔ گویا یہ تمثال کے لازمی ذرائع ہیں، اگرچہ یہ پانچوں تمثال سے جداگانہ بھی اپنا وجود رکھتے ہیں۔ تمثال میں رمزیت پائی جاتی ہے، جب کہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کے تعلق کو واضح کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ تمثال کی بنیاد بھی مشابہت پر ہوتی ہے لیکن مشبہ اور مشبہ بہ کا تعلق اس قدر واضح نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے تشبیہ کو تمثال کے محدود استعمال سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جب کہ استعارہ تمثال سے قریب تر ہے۔ لیویس (C. Day. Lewis) نے تو یہاں تک کہا ہے کہ

دانش کا آغاز ہی استعارہ سے ہوا ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت میں انگریزی کے مشہور شاعر ویلیمز (W.B. Yeats) کا یہ فقرہ بھی نقل کیا ہے:

"Wisdom speaks first in images" (۲۶)

استعارے کا دائرہ کار زیادہ وسیع ہوتا ہے، اس میں رمزیت پائی جاتی ہے اور یہ اختصار کا حامل ہوتا ہے اور انہی خصوصیات کا ہم تماشال سے تقاضا کرتے ہیں لیکن تشبیہ میں یہ وصف کم ہی پایا جاتا ہے۔ تماشال استعارے کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ بعض صورتوں میں استعارہ تماشال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے لیکن تماشال اور استعارے کو ایک قرار نہیں دیا جاسکتا، کیوں کہ تماشال میں استعارے سے زیادہ معنوی تہ داری، پیچیدگی اور وسعت پائی جاتی ہے۔ تماشال اور استعارے کے ابتدائی تکنیکی مراحل میں طریق کار کی مماثلت ہے مگر تماشال کے ذرائع میں استعارے کے علاوہ دیگر شعری محاسن بھی شامل ہیں۔

بعض الفاظ اپنے ساتھ ایک تاریخی تناظر اور پس منظر رکھتے ہیں، ان کے استعمال سے لفظوں پر مشتمل تصویریں اور با معنی ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاعری میں تمبیحات اور اساطیر کے سبب ایک مصرعے میں کئی زمانے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان سے وابستہ سلسلہ خیال تماشالوں کا ایک طویل سلسلہ ہمارے سامنے لے آتا ہے۔ یہ قول یوسف حسین خان:

”الفاظ میں تصورات پوشیدہ ہوتے ہیں، ہر تصور اپنا ایک پس منظر رکھتا ہے جو ہمیں ذہنی طور پر مخصوص گرد و پیش میں لے جاتا ہے۔ غزل گو شاعر خاص فضا کی سیر کر دیتا ہے۔ موسیٰ اور طور، شیریں اور فرہاد، لیلیٰ اور مجنوں، محمود و ایاز کی تلمیحیں تلازمہ خیالات کی باز آفرینی کے لیے زیر دست محرکات شعری بن جاتی ہیں۔“ (۲۷)

تماشالوں کا اساطیر کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے یا یوں کہیے کہ اساطیر اپنے اندر محاکات اور تماشالوں کی ایک دنیا رکھتے ہیں۔ اردو شاعری میں اساطیر کے حوالے سے تماشال کاری کی مثالیں بہت پہلے سے نظر آتی ہیں۔ علامہ اقبال اور میراجی کی نظموں میں اساطیر کا ایک بلغ اور پر معنی ذخیرہ موجود ہے۔

اساطیر کی طرح علامات بھی تماشالوں کا ذریعہ ہیں اور اپنے مخصوص تناظر میں تماشال کاری کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ علامات کا تعلق بعض اوقات تشبیہ اور استعارے سے بھی ہوتا ہے، یہ اپنے سیاق و سباق میں مخصوص تصورات کی حامل ہوتی ہیں اور یہ تصورات اپنے اظہار اور تفہیم میں تماشالوں کو جنم دیتے ہیں۔ علامتوں کے ذریعے تماشالیں باطن کے محسوسات کو شعروں میں منتقل کرتی ہیں۔

تخیل وہ طاقت ہے جو شعور اور لاشعور کی بھولی بسری تصویریں شاعر کے تجربے کے متبادل کے طور پر لانے کا عمل انجام دیتا ہے۔ تخیل کی تراشی ہوئی تصاویر متنوع شعری محاسن کی مدد سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ بلند فکر اور علاقہ کے گہرے شعور کی حامل تمثالیں اپنے خالق کے رساقوی، اور کثیرالہجت تخیل کو ظاہر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر توقیر احمد خان کے بقول:

”تخیل وہ قوت ہے جو پیکروں کو وجود میں لاتی ہے اس طرح تخیل، پیکر کی تخلیق کا آلہ کار ہے، ایک ایسی قوت اور مشین ہے، جس میں پیکر ڈھلتے ہیں اس لیے دونوں لازم و ملزوم ہیں“ (۲۸)

گویا تخیل وہ بنیادی دماغی قوت ہے جو تصویروں اور اشیا کو مناسب علاقہ کی بنا پر ذہن میں ترتیب دیتی ہے۔ مختلف قسم کے افکار و تصورات کو مربوط کر کے اور ذہن میں موجود تصویروں سے ملا کر تخیل متنوع اقسام کی تمثالیں پیش کرتا ہے۔

مدارج کے اعتبار سے تمثال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

تمثالِ اولیٰ: تشبیہ کے ذریعے سے تخلیق کی ہوئی تمثال

تمثالِ ثانی: استعارے کے ذریعے سے تخلیق کی ہوئی تمثال

تمثالِ ثالث: علامت کے ذریعے سے تخلیق کی ہوئی تمثال

یہ تدریجی ارتقا تخیل کی بہ تدریج ترقی کی علامت ہے۔ (۲۹)

نوعیت کے اعتبار سے تمثالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- زندہ یا مرتب تمثالیں: زندہ تمثالوں میں گھسے پٹے موضوعات سے اجتناب کر کے تازہ مضامین کو بیان کیا جاتا ہے۔ ندرت، نازگی اور جذبہ انگیزی ان تمثالوں کا بنیادی وصف ہے۔

- شکستہ تمثالیں: جن تمثالوں کی نوعیت اس قدر ذاتی اور نجی ہو کہ اجتماعی تجربے سے ہم آہنگ نہ ہو سکیں اور احساسات کو متاثر کرنے، چونکانے اور لطف بخشنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں۔ (۳۰)

حواس کے اعتبار سے تمثالوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- بصری (Visual): جو بصارت کی حس کو مرتعش کرے، اس میں اجلا پن، رنگت اور حرکت شامل ہے۔

- سمعی (Auditory): جو سماعت کی حس کو مرتعش کرے، اس میں آوازیں، سکوت اور شور شامل ہے۔

- مشامی (Olfactory): جو شامہ کی حس کو مرتعش کرے، اس میں خوش بو، مہربا اور بے بو کے خصائص شامل ہیں۔

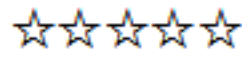
- ذائقاتی (Gustatory): جو ذائقے کی حس کو مرتعش کرے، اس میں ٹرشی، تلخی، نمکینی اور شیرینی شامل ہے۔
- لمسی (Tactile): جو لمس کی حس کو مرتعش کرے، اس میں سرد و گرم کا احساس اور چھونا شامل ہے۔
- عضویاتی (Organic): اس میں دل کے دھڑکنے، نبض اور سانس کا احساس شامل ہے۔
- عصبی (Kinesthetic): اس میں اعصاب کے کھچاؤ اور حرکت کا احساس شامل ہے۔ (۳۱)
- اثرات کے اعتبار سے تماشال کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:
- حرارتی تماشال (Thermal Image): جو قاری میں حرارت پیدا کرے۔
- عصبی تماشال (Kinesthetic Image): جو قاری کے اعصاب میں دباؤ یا تناؤ پیدا کرے۔
- حرکی تماشال (Kinetic Image): جو قاری کو حرکت کا احساس دلائے۔ (۳۲)
- فنی اعتبار سے تماشال کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:
- مفر و تماشال: جس میں حسی ادراک شامل ہو۔
- تجریدی تماشال: جس میں حسی ادراک شامل نہ ہو۔
- بلا واسطہ تماشال: جو لامسہ، باصرہ، سامعہ، شامہ اور ذائقہ کا احساس پیدا کرے۔
- منتشر تماشال: جو بلا واسطہ کسی ایک حس کو متحرک کرے۔
- مجر و تماشال: جو تجریدی کی تجسیم کی بدولت حسی ادراک پیدا کرے۔
- مخلوط تماشال: الفاظ کے مجموعے سے تخلیق پانے والی واحد تماشال۔
- مرکب تماشال: الفاظ کے مجموعے سے تخلیق پانے والی ایسی تماشال جس میں ایک سے زیادہ تماشالیں ہوں۔
- مخلوط مجر و تماشال: الفاظ کا ایسا مجموعہ جس میں ایک سے زیادہ مجر و تماشالیں ہوں مگر درحقیقت کوئی واضح تماشال نہ ہو۔

- مرکب مجر و تماشال: ایسی تماشال جس میں تجریدی اشیاء کے اوصاف بیان کیے جائیں۔ (۳۳)

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ تماشال کی کسی ایک قسم میں بہ یک وقت متعدد اقسام کی خصوصیات موجود ہو سکتی ہیں۔ یہ مفصل تقسیم، تفہیم کی غرض سے کی جاتی ہے۔

تماشال کاری ہر دور ہر زمانے اور ہر زبان کی شاعری میں فنی محاسن میں شمار ہوتی ہے۔ شعرا اپنے محسوسات، مشاہدات، تجربات اور خیالات کا اظہار تماشالوں کے ذریعے کرتے رہے ہیں۔ بعض شعرا نے اپنے موضوعات و مضامین کے لیے تماشال کا استعمال اس کثرت سے کیا ہے کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "They speak in images"۔ تماشال کے ذریعے مفہوم کی وضاحت بہتر طور پر ہو جاتی ہے۔ کوئی

آدمی عام گفتگو میں بھی اپنی بات مثال کے ساتھ پیش کرتا ہے تو سننے والے کو اس کا مفہوم سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ مثال، خصوصاً تصویری مثال بات کو سہل اور اس کی تفہیم کو آسان بنا دیتی ہے۔ تمثال کی دوسری صفت جو اسے شعری محاسن میں ممتاز ٹھہراتی ہے وہ اس کا حسن ہے جو دوسری شعری خصوصیات کی نسبت زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ قاری نہ صرف اس سے متاثر ہوتا ہے بلکہ تمثال کے حسن کی وجہ سے اسے فن پارے سے دل چسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمثالی شاعری سادہ بیان شاعری (Statemental Poetry) سے زیادہ دل چسپ اور مؤثر ہوتی ہے۔



### حوالے

- (۱) ہادی حسین۔ شاعری اور تنخیل۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۶ء۔ ص ۱۷۹
- (۲) اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد پنجم۔ کراچی: اردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۸۳ء
- (۳) خواجہ عبدالحمید (مؤلف و مرتب)۔ جامع اللغات، جلد دوم۔ لاہور: جامع اللغات کمپنی، س ن
- (۴) مولوی نور الحسن نیر (مرتب)۔ نور اللغات، جلد دوم۔ لاہور: خیابان پریس، ۱۹۸۵ء
- (۵) اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد پنجم
- (۶) جامع اللغات، جلد دوم
- (۷) نور اللغات، جلد دوم
- (۸) ڈاکٹر جمیل جالبی (مرتب)۔ قومی انگلش..... اردو ڈکشنری۔ اسلام آباد: نیشنل لئنگویج اتھارٹی، ۱۹۹۴ء
- (۹) ایضاً

(۱۰) Henry Cecil wyld(Editor).The Universal Dictionary Of The English Language.

London:The Waverley Book Company Ltd,1956

(۱۱) As above

(۱۲) J.A.Cuddon(Editor).Penguin Dictionary Of Literary Terms And Literary Theory.Oxford:Penguin Books,1998

(۱۳) Frank J. Warke&O.B.Hardison(Editors).Princeton Encyclopaedia Of Poetry And Poetics.New York:Princeton University Press,1974

(۱۴) Henry Shaw(Editor).Dictionary Of Literary Terms.U.S.A:Mc Grew Hill,1972

(۱۵) Penguin Dictionary Of Literary Terms And Literary Theory

(۱۶) C.Day.Lewis.The Poetic Image.London:Elden Press,1958.p18

(۱۷) As above

(۱۸) Rojer Fowle(Editor).A Dictionary Of Modern Literary Terms.London:

Routledge Press,1993

(۱۹) The Poetic Image.p19

(۲۰) انیس ماگی۔ شعری لسانیات۔ لاہور: کتابیات، ۱۹۶۹ء۔ ص ۹۳

(۲۱) The Poetic Image.p19

(۲۲) ہادی حسین۔ مغربی شعریات۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۸ء۔ ص ۱۱۸

(۲۳) شاعری اور تنخیل۔ ص ۱۸۵

(۲۴) اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ہفت و ہم۔ کراچی: اردو ڈکشنری بورڈ، ۲۰۰۰ء

(۲۵) ڈاکٹر شہر رسول۔ اردو غزل میں پیکر تراشی (آزادی کے بعد)۔ نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۹۹ء۔ ص ۳۱

(۲۶) The Poetic Image.p25

(۲۷) یوسف حسین خان۔ اردو غزل۔ دہلی: جامعہ دہلی، ۱۹۵۲ء۔ ص ۱۱۸، ۱۱۹

(۲۸) ڈاکٹر توقیر احمد خان۔ اقبال کی شاعری میں پیکر تراشی۔ دہلی: لبرٹی آرٹس پریس، ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۹

(۲۹) شاعری اور تنخیل۔ ص ۱۸۲

(۳۰) The Poetic Image.p91,115

(۳۱) Princeton Encyclopaedia Of Poetry And Poetics

(۳۲) Devid W.Foote&Brenda Mc Dougal.Literature.New York:Littell And

Company,1989.p449

(۳۳) مغربی شعریات۔ ص ۱۵۵-۱۵۶

